نوادر الفقہ

فقہی رسائل
اور منتخب فتاویٰ کا مجموعہ

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم
مفتی وصدر جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ دارالعلوم کراچی

داڑھی کی مقدار کی تحقیق

ڈاڑھی کی مقدار کی تحقیق

(منقول از البلاغ شمارہ ربیع الاول ۱۳۸۸ھ)

سوال: داڑھی کس قدر رکھنی ضروری ہے، کیا نہ رکھنا گناہ ہے، کیا خط بنانا وغیرہ ضروری ہیں؟

مشتاق محمود خان
ہیڈ ڈرافٹسمین۔ قلات

جواب: ڈاڑھی کے بارے میں شرعی حکم یہ ہے کہ اسے طول و عرض میں ایک مٹھی کی مقدار تک بڑھنے دیا جائے مٹھی بھر ہونے سے پہلے ڈاڑھی کو کاٹنا گناہ، اور اسلامی شعار کی خلاف ورزی ہے، البتہ مشت بھر چھوڑ کر باقی کو کاٹنا سنت ہے۔

اس مسئلہ میں چونکہ بعض غلط فہمیاں اس زمانہ میں پیدا کر دی گئی ہیں، اس لئے کسی قدر توضیح ضروری ہے۔ اور وہ یہ کہ اس بات پر تمام فقہائے اسلام کا اتفاق ہے کہ داڑھی بڑھانا واجب ہے، امت میں کسی فقیہ یا مجتہد نے داڑھی ایک مشت سے کم کرنے کو جائز قرار نہیں دیا، البتہ ایک مشت سے بڑھے ہوئے بالوں کے بارے میں فقہائے اسلام کے تین قول ہیں، ایک یہ کہ بڑھے ہوئے بال کاٹنا بھی جائز نہیں، دوسرا یہ کہ بڑھے ہوئے بال کاٹنا واجب ہے، اور تیسرا یہ کہ کاٹنا سنت ہے، حنفیہ [1] اور شافعیہ وغیرہ نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ مذکورہ مسئلہ میں احادیث کے دلائل درج ذیل ہیں۔

(۱) در مختار ص ۵۹ ج ۴۔

(۱) بخاری اور مسلمؒ کی متفقہ روایت ہے۔

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ "خالفوا المشرکین اعفوا اللّحی واحفوا الشوارب"[۱].

(مشکوۃ ص ۳۸۰ أصح المطابع کراچی)

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مشرکین کی مخالفت کرو ڈاڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں خوب کاٹو۔

مسلم کی روایت ہے۔

عن عائشةؓ قالت قال رسول اللہ ﷺ عشر من الفطرة قص الشارب واعفاء اللحية، الحديث.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ دس چیزیں فطرت میں سے ہیں، مونچھیں کاٹنا اور داڑھی بڑھانا۔ الخ

پہلی حدیث سے دو باتیں معلوم ہوئیں (۱) ایک یہ کہ داڑھی (صرف رکھنا ہی نہیں) بلکہ بڑھانا واجب ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ نے اس کا صریح حکم دیا ہے (۲) دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ ڈاڑھی بڑھانے کو رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کا قومی شعار اور علامت قرار دیا ہے جو ان کی ہیئت کو مشرکین کی ہیئت سے ممتاز کرتا ہے۔

دوسری حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ داڑھی بڑھانا صرف اسی امت پر واجب نہیں کیا گیا بلکہ پچھلے تمام انبیاء اس پر عمل کرتے رہے ہیں اور ان کی

---

(۱) علامہ عینی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحاح ستہ میں سے بخاری کے علاوہ ہر کتاب میں موجود ہے، اور طحاوی نے اسے صحیح کہا ہے (عینی شرح بخاری ۱۸۳ ج ۱۰)۔

امتوں کو بھی اس کا حکم دیا گیا تھا، کیونکہ اس حدیث میں داڑھی بڑھانے کو فطرت میں شمار کیا گیا ہے، اور وہ ہر شخص جو قرآن و سنت پر نظر رکھتا ہے جانتا ہے کہ قرآن و سنت کی اصطلاح میں فطرت ان امور کو کہا جاتا ہے جن پر تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے متفقہ طور پر عمل کیا ہو اور ان کی امتوں میں وہ مشروع رہی ہوں۔

مذکورہ دونوں حدیثوں کا مضمون دیگر بہت سی احادیث میں بھی آیا ہے جن کی تفصیل کا یہاں موقع نہیں، البتہ ان دونوں حدیثوں میں بڑھانے کی کوئی حد مقرر نہیں کی گئی، اگر دوسری احادیث جو آگے آ رہی ہیں اس بارے میں موجود نہ ہوتیں تو مذکورہ دونوں حدیثوں کا تقاضا تھا کہ ایک مشت سے بھی آگے بڑھانا واجب ہوتا، اور کسی حد پر داڑھی کو کاٹنا جائز نہ ہوتا، مگر ترمذی کی روایت ہے کہ۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یأخذ من لحیتہ من عرضھا وطولھا۔ (مشکوٰۃ ص۳۸۱، اصح المطابع کراچی)

"کہ نبی ﷺ اپنی داڑھی کے طول و عرض میں سے کچھ لیا (کاٹا) کرتے تھے"۔

اس حدیث سے کاٹنے کی صحیح صحیح مقدار تو معلوم نہیں ہوئی (وہ اگلی روایت سے معلوم ہوگی) لیکن اتنا اس روایت سے بھی معلوم ہو گیا کہ یہ کاٹنا اتنا کم تھا کہ اسے "کاٹنے" سے تعبیر نہیں کیا گیا بلکہ "یاخذ" (لیا کرتے تھے) سے تعبیر کیا گیا ہے، پھر یہ بات بھی سمجھ میں آنے والی ہے کہ جب آنحضرت ﷺ نے داڑھی کو "بڑھانا" واجب کیا اور مسلمانوں کی قومی علامت قرار دیا ہے تو خود اپنی داڑھی آپ اتنی ہرگز نہ کاٹتے ہوں گے جو "بڑھانے" کے منافی ہو، چنانچہ دوسری روایت میں اس کی صراحت موجود ہے، اور تنویر شرح شرعۃ الاسلام میں اس

حدیث کے الفاظ ہی میں یہ صراحت بھی موجود ہے کہ :

كان ياخذ من لحيته طولاً وعرضاً إذا زاد على قدر القبضة وكان يفعل ذالك فى الخميس او الجمعة ولا يتركه مدة طويلة.

''آپ اپنی داڑھی کے طول و عرض میں سے لیا (کاٹا) کرتے تھے جبکہ بال مٹھی بھر سے زائد ہو جاتے تھے اور یہ آپ جمعرات یا جمعہ کو کیا کرتے تھے اور بالوں کو طویل مدت تک نہ چھوڑتے تھے''۔

بخاری کی روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی (جو آپ کی سنتوں کے شیدائی مشہور ہیں) حج اور عمرہ کے وقت داڑھی کے ایک مٹھی سے زائد حصہ کو کترتے تھے۔

اور فتح الباری میں طبری کے حوالے سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت ابوہریرہؓ بھی جب داڑھی یکمشت سے زائد ہو جاتی تو کتر دیا کرتے تھے، ان سب روایات سے یکمشت سے زائد حصے کو کترنے کا سنت ہونا معلوم ہوا۔

خلاصہ یہ کہ احادیث میں داڑھی بڑھانے کی تاکید آئی ہے، تمام فقہائے اسلام اس کے واجب ہونے پر متفق ہیں۔ پچھلے تمام انبیاء اور ان کی امتوں میں داڑھی بڑھانا مشروع تھا البتہ صرف ایک مشت سے زائد حصے کو کاٹنا رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام سے ثابت ہے، اس سے زائد کا کاٹنا کسی دلیل شرعی سے ثابت نہیں، لہٰذا داڑھی کو ایک مشت ہونے سے پہلے کاٹنا رسول اللہ ﷺ کے حکم کی نافرمانی اور اسلامی شعار کی خلاف ورزی ہے۔

اس مسئلہ کے اور بھی دلائل قرآن وسنت میں موجود ہیں یہاں خلاصہ ذکر کیا گیا ہے، واللہ أعلم.